السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یصلی فی شہر رمضان فی غیر جماعۃ عشرین رکعۃ والوتر، راوہ البیہقی)) یہ حدیث سند کے اعتبار سے کیسی ہے۔ اور کیا قابل عمل ہو سکتی ہے۔ بینوا توجرو۔))

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ اس کی سند میں مرکزی راوی ابو شیبہ بن عثمان ہے، کسی ای محدث ماہر فن نے اس راوی کو حدیث میں ثقہ اور قابل حجت واعتبار قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ تمام محدثین عظام کے نزدیک بالاتفاق ضعیف ہے، لہٰذا اصول حدیث کے اعتبار سے اس کے متعلق ہر قسم کی جرح مقبول ہوگی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ((وابو شیبۃ ھو ابراھیم بن عثمان وکان قاضی واسط وھو ضعیف متفق علی ضعفہ)) (مقدمہ شرح مسلم جلد ا صفحہ،،) ''یعنی ابو شیبہ کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین رحمہ اللہ کا اتفاق (۱) ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ (۲)

قال احمد ویحیی وابو داوٗد، ضعیف وقال یحیی ایضا لیس بثقۃ وقال البخاری سکتوا عنہ، قال الترمذی منکر الحدیث، وقال النسائی والدولابی متروک الحدیث وقال ابو حاتم ضعیف الحدیث سکتوا عنہ وترکوا حدیثہ وقال الجوزبانی، ساقط،)) وقال صالح جزرۃ، ضعیف لایکتب حدیثہ روی عن الحکم احادیث مناکیر، وقال ابو علی النیسا بوری لسی بالقوی، وقال الاحوص الغلابی وممن روی عنہ شعبۃ من الضعفاء ابو شیبۃ، وقال معاذ العنبری کتبرت الی شعبۃ وھو ببغداد اسألہ عن ابی شیبۃ القاضی اروی عنہ فکتب الی لاتروعنہ فانہ رجل مذموم واذا قرأت کتابی فمزقہ وکذبہ شعبۃ فی قصۃ... قلت وقال ابن سعد، کان ضعیفاً فی الحدیث وقال الدارقطنی ضعیف وقال ابن المبارک ارم بہ، وقال ابن سعد، کان ضعیفاً فی الحدیث وقال الدارقطنی ضعیف وقال ابن المبارک ارم بہ، وقال ابو طالب عن احمد منکر الحدیث قریب من الحسن بن عمارۃ)) (تہذیب التہذیب ص ۱۴۴۔ ۱۴۵ ج اول

امام مسلم رحمہ اللہ نے مقدمہ مسلم صفحہ ۱۷ پر امام شعبہ رحمہ اللہ کے خط کا ذکر کیا ہے، ابو شیبہ چونکہ قاضی تھا امام شعبہ کو اس سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ تھا۔ اس لیے سائل کو خط پھاڑنے کا حکم دیا۔ کہیں قاضی کے ہاتھ نہ لگ جائے مقدمہ شرح مسلم صفحہ ۱۷۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابو شیبہ کو حسن بن عمارۃ کے قریب قرار دیا ہے، اور حسن بن عمارہ کے متعلق امام نووی لکھتے ہیں۔ ((والحسن بن عمارۃ متفق علی ضعفہ وترکہ، مقدمہ شرح مسلم)) ''یعنی حسن بن عمارہ کے ضعف اور ترک پر سب محدثین کا اتفاق ہے۔ ''یہی حال ابو شیبہ کا ہے، امام شعبہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا۔ اور اس سے روایت لینے کو روک دیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ((ومن یکذبہ مثل شعبۃ فلا یلتفت الی حدیثہ)) (الفتاویٰ الکبریٰ الفقہیۃ ص ۱۹۵ ج ا۔ لابن حجر الھیثمی) یعنی جس راوی کو امام شعبہ رحمہ اللہ جیسا محدث ماہر فن جھوٹا کہہ دے، اس کی حدیث کی (۳) طرف دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔

ابن حجر ہیثمی، ابو شیبہ کی بیس تراویح والی حدیث تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ((فھو شدید الضعف اشتد کالم الائمۃ فی احد رواتہ تجریحا وذما ومنہ انہ یروی الموضوعات... وان حدیثہ ھذا الذی فی التراویح من جملۃ مناکیرہ)) (۴) (الفتاویٰ الکبری ص ۱۹۵ ج ا) ''یعنی بیس تراویح کی حدیث سخت ضعیف ہے، اس حدیث کے ایک راوی (ابو شیبہ) پر محدثین نے سخت جرح کی ہے، ایک یہ ہے کہ وہ موضوع (من گھڑت) روایات بیان کرتا ہے، اور بیس تراویح کی حدیث اس کی منکر حدیثوں سے ہے۔''

(قال فی سبیل الرشاد، ابو شیبۃ، ضعفۃ احمد وابن معین والبخاری ومسلم وابو داوٗد والترمذی والنسائی وغیر ھم وکذبہ شعبۃ وقال ابن معین لیس بثقۃ وعدھذا الحدیث من منکراتہ)) (سبل السلام ص ۱۰ ج ۲)) (۵)

((علامہ محمد الزرقانی لکھتے ہیں۔ ((لکن ضعفہ ابن عبد البر والبیقی بروایۃ ابی شیبۃ (۶)

شرح زرقانی صفحہ ۲۳۹ جلد ا، نیز ملاحظہ ہو، السنن کبریٰ للبیہقی صفحہ ۴۹۶۔ جلد ۲۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔ امام بخاری رحمہ اللہ۔ امام مسلم رحمہ اللہ۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ۔ امام ابو داوٗد رحمہ اللہ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ۔ امام نسائی رحمہ اللہ۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ۔ امام جوزجانی رحمہ اللہ۔ امام وولابی رحمہ اللہ۔ امام صالح جزرہ رحمہ اللہ۔ ابو علی نیساپوری رحمہ اللہ۔ امام احوص غلانی رحمہ اللہ۔ امام شعبۃ رحمہ اللہ۔ امام ابن سعد رحمہ اللہ۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ۔ امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ۔ امام ذہبی رحمہ اللہ۔ امام نووی رحمہ اللہ۔ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ۔ امام بیہقی رحمہ اللہ۔ ابن عبد البر رحمہ اللہ۔ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ۔ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ۔ امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ۔ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ۔ ابن عدی رحمہ اللہ۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ۔ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ۔ مولانا عبد الحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ وغیر ہم نے ابو شیبہ کو ضعیف اور مجروح اور جھوٹا و غیر معتبر قرار دیا ہے۔

عون الباری برحاشیہ نیل الاوطار صفحہ ۳۷۳ جلد ۴ پر ہے، فاسنادہ ضعیف اور صفحہ ۳۷۶ جلد ۴ پر ہے، ((ولیس فی العشرین روایۃ مرفوعۃ)) ''یعنی بیس رکعت والی حدیث ضعیف ہے اور اس بارہ میں ایک روایت بھی مرفوع (۷) نہیں ہے۔''

(حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔ ((واسنادہ ضعیف ویعارضہ قول عائشۃ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ)) (الدرایۃ ص ۱۲۳ وکذا فی فتح الباری ص ۱۵۸ ج ۵ (۸)

''یعنی بیس تراویح والی حدیث کی سند ضعیف ہے، اور حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث (صحیح) کے مخالف بھی ہے۔''

(علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ ((واسنادہ ضعیف)) (تنویر الحوالک ص ۱۴۱ ج ۱ (۹)

(علامہ زرقانی لکھتے ہیں۔ ((واما عددما صلی ففی حدیث ضعیف عن ابن عباس انہ صلی عشرین رکعۃ)) (شرح زرقانی ص ۲۳۴ ج ۱ (۱۰)

(ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں۔ ((فضعیف بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبۃ متفق علی ضعفہ مع مخالفۃ الصحیح)) (فتح القدری شرح ہدایہ ص ۲۰۵ ج ۱ (۱۱)

یعنی بیس تراویح والی حدیث ابوشیبہ کی وجہ سے ضعیف ہے، اور اس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے، اور صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے۔

(علامہ زیلعی حنفی لکھتے ہیں۔ ((وھو معلول بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبۃ وھو متفق علی ضعفہ ولینہ ابن عدی فی الکامل ثم انہ مخالف للحدیث الصحیح)) (نصب الرایہ ص ۱۵۳ ج ۲ (۱۲)

((علامہ عنی حنفی لکھتے ہیں۔ ((کذبہ شعبۃ وضعفہ احمد وابن معین والبخاری والنسائی وغیر ھم واوردلہ ابن عدی ھذا الحدیث فی الکامل من مناکیرہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص ۳۵۹ ج ۲ (۱۳)

ملا علی قاری حنفی نے بیس رکعت والی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مرقاۃ صفحہ ۱۷۵۔ جلد ۲ (۱۴)

مولانا عبد الحیٔ حنفی لکھتے ہیں۔ ((وقال جماعۃ من العلماء منھم الزیلعی وابن الھمام والسیوطنی والزرقانی ان ھذا الحدیث مع ضعفہ معارض بحدیث عائشۃ الصحیح فی عدم الزیادۃ علی احدی عشرۃ رکعۃ فیقبل الصحیح ویطرح غیرہ)) (۱۵) ((التعلیق المجد ص ۴۱۱

یعنی علماء کی جماعت امام زیلعی حنفی، ابن ہمام حنفی، امام سیوطی، زرقانی وغیرہم نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہونے کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث (جس میں گیارہ رکعت کا ذکر ہے) کے مخالف ہے، پس صحیح کو قبول کیا جائے گا۔ اور اس کے غیر کو پھینک دیا جائے گا۔

(مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔ ((واما عشرون رکعۃ فھو عنہ ﷺ بسند ضعیف وعلی ضعفہ اتفاق)) (العرف الشذی ص ۳۰۹ (۱۶)

ابو الطیب محمد بن عبد القادر سندھی حنفی لکھتے ہیں۔ ((واسنادہ ضعیف وقد عارضہ حدیث عائشۃ ھذا وھو فی الصحیحین فلا تقوم بہ الحجۃ)) (شرح ترمذی صفحہ ۴۲۳، جلد ۱) ''یعنی اس کی سند ضعیف ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ (۱۷) عنہا کی حدیث جو بخاری و مسلم میں ہے، کے مخالف ہے، لہٰذا اس ضعیف سے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔''

((مولانا محمد زکریا حنفی لکھتے ہیں۔ ((لاشک فی ان تحدید التراویح فی عشرین رکعۃ لم یثبت مرفوعا من النبی ﷺ بطریق صحیح علی اصول المحدثین وما ورد من روایۃ ابن عباس فمتکلم فیھا علی اصولھم اوجز المالک ص ۳۹۷ ج ۱ (۱۸)

یعنی اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بیس رکعت کی تحدید وتعیین محدثین کے اصول پر صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، اور جو روایت ابن عباس کی بیس رکعت کے متعلق ہے، وہ محدثین کے اصول پر ''ضعیف ہے۔ (کیونکہ سند میں ابوشیبہ راوی نہایت ضعیف ہے''

(شیخ عبد الحق دہلوی حنفی لکھتے ہیں۔ ((لکن المحدثین قالوا ان ھذا الحدیث)) (حدیث ابن عباس) ضعیف۔ ما ثبت بالسنۃ صفحہ ۱۲۲ نیز ملاحظہ ہو۔ ((فتح سر المنان فی تائید مذہب النعمان)) (مسک الختام ص ۲۸۹ ج ۱ (۱۹)

(علامہ محمد طاہر حنفی لکھتے ہیں۔ ((وما روی عن ابن عباس کان یصلی عشرین فاسنادہ ضعیف وقد عارضہ حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہ وھی اعلم بحال وھو فی الصحیحین)) (مجمع البحار ص ۷۷ ج ۲ (۲۰)

(مولانا احمد علی سہارنپوری لکھتے ہیں۔ ((فضعیف مع مخالفۃ للصحیح)) (حاشیہ بخاری ص ۱۵۴ ج ۱ (۲۱)

(شیخ محمد تھانوی لکھتے ہیں۔ ((اذ لاشک فی صحۃ حدیث عائشۃ وضعف حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ)) (حاشیہ نسائی مجتبائی ص ۲۴۸ ج ۱ (۲۲)

مولوی عزیز الرحمٰن مفتی دیوبند اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے، فتاویٰ دار العلوم دیوبند صفحہ ۲۴۱ جلد اول ودوم (۲۳)

امام اوزاعی۔ ۲۵۔ علامہ زرکشی۔ ۲۶۔ علامہ امیر یمانی۔ (سبل السلام صفحہ ۱۰۔ جلد ۲)۔ ۲۷۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار صفحہ ۵۸ جلد ۳) نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (۲۴)

ان تصریحات سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ بیس تراویح کی حدیث نہایت کمزور وضعیف ہے، اور کسی ایک نے بھی اس کو صحیح وقابل حجت نہیں کہا بلکہ علمائے حنفیہ نے بھی بالاتفاق اس کے ضعیف ہونے کا واضح اقرار و اعتراف کیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد06ص363-368

محدث فتویٰ